رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۵ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۲۳

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا	۸/
تواریخ مذہب	۸/
تواریخ روم	۸/
تواریخ مصر	۸/
تواریخ یونان	۸/
مرقع روس	۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲/
حیات پولوس	۴/
حیات داؤد	۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو	۳/

مفید حکایتیں

رامپال سنگھہ رومن اُردو	۸/

تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو	۳/ و ۶/
دولتِ لازوال اُردو	۳/، ۵/، ۸/
دولتِ لازوال رومن اُردو	۸/
عزت بیمثال اُردو	۳/، ۵/، ۸/
" رومن اُردو	۸/
حالات جاپان	۲/ و ۶/
شریف بیبیاں	۳/ و ۹/
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲/ و ۶/ گورمکھی	۱/
سیر ہند	عہ/
وکیل کی سرگذشت رومن	۶/
سوریہ پرکاش	۴/ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھہ پرکاش درپن اُردو	۸/
سمپردائے	۳/ و ۵/
ویدوں کی تعلیم	۱۰/
وشنو کے دس اوتار	۲/
ویدک تصنیفات	۱۰/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۱ پائی
تیرتھہ	۶ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار	"

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو	۱۰/
خدائے اسلام	۲/
ینابیع القرآن	۳/
الکفارہ	۱۰/

بائیبل یا قرآن	۱۰/
مسیح ابن اللہ	۲/
میزان الحق	۴/
طریق الحیات	۲/
کشف القرآن	۶/
عقاید اسلامیہ	۱۰/
ینابیع الاسلام	۸/
ہدایت المسلمین	۸/
تحقیق الایمان	۴/
تواریخ محمدی	۴/
تعلیم محمدی	۴/
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲/
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸/
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	"
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	"
حضرت محمدؐ	"
انجیل شریف کی صحت و درستی	"
اسماءِ الٰہی	"
خدا کے دس حکم	"
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	"
مسیح یا محمد	"
نماز	"
سچا اسلام	"
قرآن	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	"
یسوع مسیح	"
سورہ فاتحہ	"
ہمارا شافع کون ہے	"

اثمار شیریں	۵/ و ۱۲/
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	"
انصاف کا دن	"
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶/
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲/

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۳/
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲/
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	"
صنعت و دستکاری	۲/

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱/
اُردو کی پہلی کتاب	۱/
اُردو کی دوسری کتاب	۲/ و ۳/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳/
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
" " " پنجابی اُردو حروف	"
" " " رومن اُردو	"
" " " گورمکھی	"

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱/
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱/
" لوقا کی انجیل پر	۱/
" یوحنا کی انجیل پر	۱/

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۲/۸
حل مشکلات حصہ اول	۶/
تحقیق بائبل	۴/
طالبان حق	۹/
تواریخ بائبل	۲/۸
حیات مسیح	۱۲/
مسیح کا نمونہ	۸/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقائق	۴/
راہِ زندگی	۱۲/
موازنہ مذاہبِ رومن	۸/
مسیح کی تعلیم ۴/ ۸/	۱۲/
القابِ مسیح	۱۲/
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴/

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲/
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸/
ابن حور اُردو ۸/ ـ طلائی شمعدان	۴/
روح سے معمور زندگی	۴/
طریقِ دعا	۴/
شعاعِ نور حصہ اول و دوم	۵/
طیطس یا رفیق صلیب	۸/



نورافشان

لودیانہ جمعہ ۵ جون ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ و مہاراجہ ڈھولپور جمعہ کے روز لیوی میں حاضر تھے۔

منگل کے روز ۸ بجکر ۴ منٹ پر شام کو شملے میں ایک بھونچال آیا۔ جو کہ ۴۰۰ میل تک تھا

خان بہادر مولوی امام علی ڈویژنل جج حصار جون کے وسط میں ۳ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں۔ اور اُن کی جگہ خان بہادر خواجہ تصدق حسین مقرر ہوئے ہیں۔

مسٹر ڈبلیو ایس ٹالبوٹ ریذیڈنٹ کشمیر ۲۰ جولائی سے ۶ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں اور مسٹر اے۔ ایم سٹو پنجاب کمشنر جو کہ حال میں رخصت پر ہیں مسٹر ٹالبوٹ کی بجائے مقرر ہوئے ہیں۔

مسز جان سمتھ جو کہ حال ہی میں ۸۹ برس کی ہو کر فوت ہوئی ہے۔ اس کے بتیس (۳۲) بھائی تھے۔

پچھلے اگست سے اب تک ۱۰۰ امریکہ میں عمارتوں پر ......۴ پونڈ خرچ آیا ہے۔

چادری اے۔ این کور جو کہ اس وقت ۶۵ برس کے ہیں ۴۰۰ میل تک پیدل جاوینگے۔ اور امید ہے کہ ۶ ہفتے میں تمام کرینگے۔

اپیلٹ کچہری نے ایک قیدی پر فتویٰ لگا کر کہ ۲۱۶ برس کی قید اور سخت مشقت۔

پروفیسر جیمس ڈرائیڈن متحدہ امریکہ نے ایک مرغی پائی ہے جو کہ سال میں ۲۹۱ انڈے دیتی ہے۔

مسٹر آر کرڈک منگل کو شملے سے بمبئی کی سیر کو روانہ ہو گئے ہیں۔

منگل کو ہز مجسٹی ملکہ میری کا جنم دن ہونے کے سبب سے شملے میں سلامی ہوئی تھی۔

جیکب آباد پر اتوار کو ۱۲۳ درجے کی گرمی تھی جو کہ اس سال میں پہلی دفعہ ہے کہ اتنی گرمی ہوئی ہے۔

بنک آف مدراس کا سود ایک فی صدی گھٹ گیا ہے۔ موجودہ ۷ فیصدی ہے۔

شملے کی کمیٹی یکم جون کو فراہم ہوئی جو کہ پہلے ملتوی کر دی گئی تھی۔

ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ ۲۷ مئی کو شملے پہنچے اور ۳۰ مئی تک ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے مہمان فرما رہے۔

ہسپانیہ کا سفیر جو کہ بمبئی میں تھے فوت ہو گئے ہیں۔

کیپٹن جوکس آئی۔ ایم۔ ایس مستقل میں ایجنسی سرجن مقرر ہوئے ہیں بجائے میجر ٹل آئی۔ ایم۔ ایس کے جو کہ اسی عہدے پر گلگت کو تشریف لے جاتے ہیں۔ کیپٹن فرینکلن جو کہ گلگت میں ایجنسی سرجن ہیں وہ بطور سول سرجن کے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو تشریف لیجاوینگے۔

شلونگ میں ایک سکول کی منظوری ہو گئی ہے۔ جس میں بچوں کو ہندوستانی سکھلائی جاوے گی۔

ڈھاکہ کالج اب ذہنی اور اخلاقی فلاسفی میں بی۔ اے تک ہو گیا ہے۔

تار برقی

۲۶ مئی لنڈن۔ ڈورزو کے باغیوں نے تجویز کی ہے کہ مسلم حکومت کو پھر بحال کریں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر یہ ناممکن ہے تو ہم اپنے تئیں کو ابل یورپ کے ہاتھ میں سپرد کر دینگے۔ ۵۰۰ باغیوں نے کوانزہ پر البانیہ والوں کے جھنڈے کو پھاڑ دیا اور ترکی جھنڈا کھڑا کر دیا۔

اٹلی بھی ڈورزو کو فوج بھیجنا چاہتا ہے۔

فرانس اور روس اس پر راضی ہیں۔ اور آسٹریا ہنگری بھی اس کے خلاف نہیں ہیں۔ برطانیہ کلاں اس پر خوش نہیں ہے۔ اور اس معاملے میں کوئی جواب اب تک نہیں دیا۔ اور اسی طرح جرمنی بھی ہے۔

۲۶ مئی برلن۔ یہ اعلان ہے کہ جرمنی البانیہ میں اپنی فوج بھیجیگی۔ اس بنا پر کہ تمام طاقتیں اس کام میں حصہ لیویں۔

۲۶ مئی لنڈن۔ قیصر کے بیٹے آسکر کی منگنی کونٹس اینہ میری وان ہیوٹریس سے ہوئی۔

۲۶ مئی شملہ۔ ذیل کے اشخاص کو ۲۹ گریوی کے موقعہ پر ہز اکسیلنسی وائسرائے نے خطاب عطا کئے۔ کرنل جی۔ ایچ بیتھسکر۔ سی۔ ایم۔ جی۔ بریگیڈیر کرنل ڈبلیو ایس ڈیلامن دی۔ ایس۔ او ایس ایف شور۔ ڈی۔ ایس۔ او اور کرنل ڈی بی فین۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب میجر بیل کے کو میجرہ منجہ جنوبی کا تمغہ ڈاکٹر جی سمپسن کو اور قیصر ہند درجہ دوم کا سرجن ہاگ ڈونلڈ کو۔

۲۷ مئی کلکتہ۔ مدناپور سے خبر ہے کہ بیلی گاٹی میں جو کونٹائی کے نزدیک ایک گاؤں ہے۔ مینہہ کی وجہ سے ایک پانی کی باڑھ آئی اور طوفان بھی آیا اور گھروں کی چھتیں اور کئی درخت اُڑ گئے اس پانی سے جان اور مال دونوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ لیکن ابھی حساب نہیں لگایا۔ وہ بند جو پچھلے سال پانی سے ٹوٹ گئے تھے اُن کی مرمت اب پھر ہوگی۔ لیکن یہ بات زیر تجویز ہے۔

۲۷ مئی کلکتہ۔ گورنمنٹ بنگال نے نوجوان مجرموں کے لئے جو کہ پندرہ برس سے نیچے ہوں ایک گھر بنانے کی تجویز کی ہے۔ جو کہ یکم سے بننا شروع ہوگیا ہے۔

یہ گھر ایک یوروپین کے زیر انتظام ہوگا اور ایک کمیٹی کہ جو کہ آگاہ ہے اُس کو دیکھیگی۔ جس کے ممبر یہ ہیں:-

سر چارلس مہدب گھوش (نائٹ) آنریبل مسٹر جسٹس ٹی۔ ڈبلیو۔ رچرڈسن آنریبل مسٹر غلام حسین قاسم عارف۔ آنریبل مسٹر دیو پرشاد سر بہ سکاری سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر ایچ۔ پی ڈیول۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ پادری فادر وان ڈی مرگل۔ لیڈی آنر ایبل مکرجی۔ مسز ڈیول مسز ایبٹ۔ ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن (یا ایک افسر جو جو دہ مقرر ہیں یا اُن کے بجائے ہو) پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کمشنر پولیس کلکتہ۔

ایک علیحدہ کچہری بھی ان کے لئے بنائی جاویگی۔ جہاں کہ آنریری مجسٹریٹ معاملوں کا فیصلہ کیا کرے گا۔

۲۷ مئی بمبئی۔ کولابا کے ایک گودام میں بڑی سخت آگ لگی۔ جو کہ ۲۳ مارچ کی آگ کے بعد لگی ہے۔ وہ آج صبح کو شروع ہوئی اور بغیر روک کے تمام دن جلتی رہی۔ آگ رات تک پوری نہیں بجھی۔ اور نقصان ۱۵ لاکھ روپیہ کا بتایا جاتا ہے۔ یہ آگ بمبئی میں ۲۷ ویں دفعہ اس سال میں لگی ہے۔ اور اس وقت تک تمام آگ کا نقصان جو لگیں ۸۲ لاکھ روپیہ بتلایا جاتا ہے۔

۲۷ مئی بنگلور۔ بلیڈوین بوئز سکول کے چند لڑکے دوپہر کے وقت ایک تالاب میں تیرنے کے لئے گئے۔ لڑکے بہت دیر تک تیرتے تھے۔ جبکہ ایک اُن میں سے بنام آرچی ابراہام عمر ۱۳ سال اچانک ڈوب گیا۔ اور اوپر نہ آیا۔ سکول سارجنٹ نے غوطہ لگایا لیکن لڑکے کو نہ پایا۔ پھر وہیں سے پی کونس کو بلایا گیا جو کہ اس جگہ پر ۲۰ منٹ میں آئے اور انہوں نے غوطہ مارا اور لڑکے کی لاش کو باہر نکالا۔ یہ خیال ہے کہ لڑکے کو سرسام ہو گیا تھا۔ اس واسطے وہ ڈوب گیا۔ وہ بھی اپنے گھر سے جو دہار وار میں تھا اپنی چھٹیاں ختم کرکے آیا تھا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلیسیائی سوراجیہ

جس طرح پولیٹیکل طور پر ہندوستان کے اندر سوراجیہ حاصل کرنے کی طبیعت۔ آرزو اور جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور بڑے زور شور سے اس کی خاطر تگ و دو کیا جا رہا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اور خود گورنمنٹ بھی اسباب کو بڑے زور سے محسوس کر رہی ہے اسی طرح دوسری طرف ہندوستانی مسیحی کلیسیاؤں میں بھی خواہ وہ کسی ولایتی کلیسیا کے ماتحت کیوں نہ ہو کلیسیائی سوراجیہ کی تحصیل کی سپرٹ اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کے لئے ایک حد تک کشمکش اور جد و جہد بھی ہو رہی ہے۔ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ میں کمشنر مردم شماری مسٹر گیٹ اس امر کے متعلق کہتا ہے کہ آزادگی کی روح خود ہندوستانی کلیسیاؤں میں بھی نمایاں ہے۔ اس کے بارے میں متفرق مقامی اظہارات بھی ہیں جو ہماری کرن باستثنے مشنریوں سے آزاد ہو جانیکا میلان ظاہر کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے فرقہ کے لیڈروں کے ماتحت اپنی اپنی کلیسیائیں قائم کرنا چاہتے ہیں بہت سی تنہیں اس طبیعت کو جس کے باعث یہ تحریکات پیدا ہو گئی ہیں۔ حوصلہ دینے اور اس کو درست طریقوں پر چلانیکی معقولیت کو پہچان رہی ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ بیان کی جا سکتی ہے۔ کہ انگلیکن مسیحیوں کے لئے ان کا پہلا ہندوستانی بشپ چند مہینے گزرے کلکتہ کے کیتھیڈرل میں ہند کے میٹروپالٹین سے مخصوص و مقدس کیا گیا ہے۔" گو یہ ساری جد و جہد اس کوشش اور سعی بلیغ سے جو کہ ملکی سوراجیہ کی تحصیل کے لئے کیجا رہی ہے۔ کئی درجہ پیچھے ہے۔ ایک وجہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیاؤں میں لیڈروں کی کمی ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو ان کا عدم ہے۔ اگر کوئی اکا دکا کہیں چھپا دبکا ہیں بھی تو وہ بالکل مردہ کانوں میں تیل ڈالکر گہری نیند سو اور خراٹے مار رہے ہیں۔ اگر اتفاق سے کہیں اُن کی آنکھ کھلی بھی تو دبی زبان سے کچھ بولے اور بس۔ سامنے سے اگر کوئی مخالفانہ جواب ملا تو بس ایسے دم بخود ہوئے کہ گویا دہن میں زبان ہی نہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں زندگی ہے وہاں حرکت اور فعلیت ہے جہاں حرکت اور فعلیت ہے وہاں ترقی اور بہبودی ہے اگرچہ رستہ میں بہت سی حائلات ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی زندہ دل اور بہی خواہان قوم لیڈر ان حائلات کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے منصبی فرائض کو لگاتار پورا کرتے رہتے ہیں۔ ذرا موجودہ زمانہ کی پولیٹیکل تحریکات ہی کو دیکھ لو۔ آئرلینڈ اور جنوبی افریقہ اور شمالی امریکہ میں ہی کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اور کیا نتائج معرض ظہور میں آنے کی اُمید ہے۔ ہمارے لیڈران کو ان سے نمونہ لینا اور کوشش کرنا چاہئے۔ زندگی اس امر کی مقتضی ہے کہ اس کو سامان بہم پہونچایا جائے تاکہ وہ بڑھے اور پھلے اور پھولے۔ مگر زندگی کو سامان دیئے نہ جائیں۔ اور زندگی کو زندہ رکھنے کی تجاویز اور کوششیں نہ کی جاویں تو زندگی موت سے متبدل ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا امور واضح طور پر دکھا رہے ہیں کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیاؤں میں زندگی تو موجود ہے مگر اس کو زندہ رہنے اور ترقی کرنے اور بار آور ہونے کے سامان بہم پہونچانا ہمارے ہندوستانی مسیحی لیڈروں کا کام ہے۔ جس طرح مہاراجوں میں جانباز اور مستقل مزاج اور قربان ہو جانے والے لیڈروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کلیسیائی سوراجیہ کی تحصیل اور تکمیل کے لئے بھی مسیحی سرگرم باہمت نیک نیت اور شجاع لیڈروں کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ کلیسیائی سوراجیہ کے لئے ہندوستانی مسیحی بھائیوں میں اتفاق اور میل و محبت کی اشد ضرورت ہے۔ رفاقت میں طاقت ہے اتحاد میں زور ہے۔ یگانگت میں کامیابی ہے۔ ایکے میں خوشی ہے۔ اتفاق میں فتح ہے۔ جہاں یہ باتیں نہیں وہاں اُن کے پھل اور اثرات بھی نہیں۔ ضمیر ہم کو اتفاق کا سبق دیتا ہے۔ صحیفہ فطرت کے ہر ورق اور صفحہ اور ہر سطر اور ہر لفظ میں اتفاق کا جلوہ نمایاں ہے۔ اور وہ ببآواز بلند اتفاق اتفاق پکار رہی ہے بائبل کی خاص تعلیم ہی اتفاق اور محبت ہے۔ اتفاق میں ترکیب ہے اور بناوٹ ہے۔ مگر نفاق میں درہم برہم ہونا اور بے ترتیبی اور نقصان ہے۔ جہاں اتفاق نہیں وہاں کچھ کچھ بھی نہیں ہے۔ پس کلیسیائی سوراجیہ جیسی چیز کی تحصیل کے لئے باہمی اتفاق اور اتحاد کی اشد ضرورت ہے جس قدر جلدی اور جس قدر زیادہ اتفاق کلیسیاؤں میں اور ہر کلیسیا کے کل افراد میں ہوگا۔ اسی قدر جلدی اور اسی قدر زیادہ ہندوستانی مسیحیوں کو کلیسیائی سوراجیہ ملیگا۔ ورنہ یاد رکھو وہی ڈھاک کے تین پات اور بس۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیائی سوراجیہ کی تحصیل کے لئے سب سے پہلے سلف سپورٹ ہونیکی ضرورت ہے۔ ہمارے غیر مسیحی ہموطن اور بھائی جو گورنمنٹ سے سوراجیہ مانگ رہے ہیں۔ وہ پہلے سلف سپورٹ ہیں۔ اپنی مذہبی اور دنیاوی ہر قسم کی ضروریات مہیا کرنے کے بالکل قابل ہیں۔ وہ اپنی قوم اور برادری

کا خود انتظام کر رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ سلف سپورٹنگ ہیں۔ مگر ان کے پاس کسی چیز کی کمی ہے کہ پولیٹیکل سوراجیہ ہے۔ اور وہی وہ سرکار سے مانگ رہے ہیں سوسائٹی اُن میں موجود ہے۔ قومیت اُن میں ہے۔ صنعت و حرفت اُن کے ہاتھ میں ہے۔ تجارت کے وہ مالک ہیں۔ لیکن ہندوستانی مسیحی کلیسیا ان تمام باتوں سے معرا اور بالکل خالی ہے۔ وہ انتظامی اختیارات لیکر کیا کریگی۔ جب روپیہ نہیں تو انتظام خاک ہوگا۔ روٹی کے واسطے ہندوستانی کلیسیا ولایتی کلیسیاؤں کی دست نگر ہے۔ روٹی کا سوال ہی ہندوستانی کلیسیا کے سامنے ایسا درپیش ہے۔ کہ اُسی کا حل کرنا اس کے لئے دشوار ہو رہا ہے۔ بھلا کلیسیائی انتظام کیا کر سکتی ہے جب روپیہ نہیں ہے تو انتظام کس طرح سے ہو سکتا ہے جہاں ذمہ داری ہے۔ وہاں اختیارات ہیں اور جہاں اختیارات ہیں وہاں خزانہ بھی ہونا چاہئے جب خزانہ میں روپیہ ہی نہیں ہے تو فوج کا انتظام کیسے ہو سکتا ہے۔ اور وہ لڑنے کے لئے تیار کیسے ہو سکتی ہے۔ پس سب سے پہلے کلیسیا میں لیڈروں کی ضرورت ہے۔ بے سر کے دھڑ کچھ نہیں کر سکتا ہندوستانی کلیسیا ایسی ہی ہے۔ اس کے بعد اتفاق اور یگانگت کی اشد ضرورت ہے۔ جب باہمی اتفاق پیدا ہوگا۔ تو لیڈر بھی پیدا ہو جائینگے۔ اور سلف سپورٹ کا مسئلہ بھی خود بخود اور بہ آسانی حل ہو جائیگا۔ ایسا کرنے کے لئے لیڈروں کی سب سے پہلے اشد اور نہایت ہی ضرورت ہے۔ اگر ولایتی کلیسیائیں ہندوستانی کلیسیاؤں کو کلیسیائی سوراجیہ دینا چاہتی ہیں تو سب سے پہلے اس کو سلف سپورٹ کریں اور بعد ازاں کلیسیائی سلف گورنمنٹ یا کلیسیائی سوراجیہ دے ورنہ کلیسیائی سوراجیہ ہندوستانی کلیسیا کو دینا ایسا ہوگا جیسے اندھے کے ہاتھ میں کمان۔

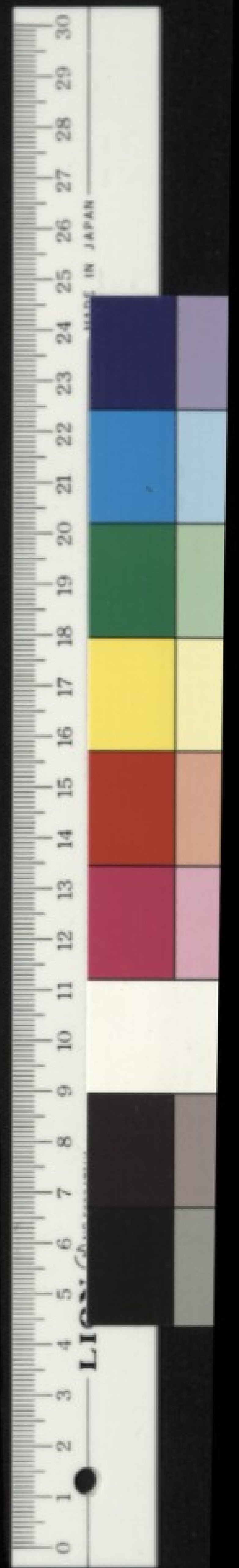
چرچ آف انگلینڈ کے طرزِ عمل میں تبدیلی

ہمعصر انڈین چرچ ٹائمز میں ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چرچ آف انگلینڈ اپنی ہندوستانی کلیسیا کے متعلق نئی پالیسی اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اور موجودہ حالات پر غور کرنے کے بعد کلیسیائے انگلستان کی جدید پالیسی بہت عمدہ ہے چرچ آف انگلینڈ کے ذمہ وار رکن یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے نزکا کلیسیائے انگلستان کلیسیائی انتظام میں خودمختار ہوں۔ مگر اُن کا تعلق چرچ آف انگلینڈ کیساتھ برابر قائم رہے۔ یہ تجویز تو بہت معقول ہے۔ اور ہم اسے مرحبا کہتے ہیں مسیحی مذہب کی ترقی کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ کلیسیائے ہند انگلستان وغیرہ کی کلیسیاؤں سے آزاد ہو۔ ہندوستانی مسیحی اپنی ذمہ واری پہچان کر تمام کام ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ انجام دینگے۔ لیکن جبتک یہ خیال رہیگا کہ ولایتی کلیسیا سب باتوں کی ذمہ وار ہے۔ اور سب کچھ اُسی کے کہنے سے ہوتا ہے۔ تو لوگ اصل ذمہ واری کو نہیں پہچان سکینگے۔ اسلئے جس قدر جلد ہو سکے حالات کا لحاظ کر کے ہندی کلیسیا جداگانہ طور پر قائم ہو۔ اسی قدر اچھا ہے پڑھے لکھے ہندو مسلمان بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ ہندی کلیسیا ولایتی کلیسیا کے تابع اسی طرح ہے جیسے سارے ملک کا انتظام برٹش گورنمنٹ کے زیر اہتمام ہے۔ اس سے انہیں بڑی ٹھوکر لگتی ہے۔ لیکن جب ہندی کلیسیا اپنے اندرونی انتظام میں آزاد ہوگی تو اس کا اثر بہت اچھا ہوگا۔ بمبئی کے آزاد خیال ہندو اخبار سوشل ریفارمر کی اس کے متعلق یہ رائے ہے۔ کہ جب ہندی کلیسیا اپنے اندرونی انتظام میں کامیاب ہو جائیگی تو گورنمنٹ اس ملک کے لوگوں کو اندرونی انتظام ملکی کے عطا کرنے کا نمونہ اور تحریک پائے گی۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے غیر مسیحی ہموطنوں پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ (مسیحی تجلی)

ہم بھی اس امر میں کلیسیائے انگلستان کو مرحبا اور مبارک کہتے ہیں جو اپنی عالی حوصلگی کا بین ثبوت دینے اور دیگر ولایتی کلیسیاؤں کے لئے نمونہ بننے لگی ہے۔

مجھے پینے کو دے

جب خداوند یسوع المسیح اس دنیا میں اپنا منادی کا کام کر رہے تھے تو ایک مرتبہ سفر کرتے کرتے وہ سامریوں کے ملک میں ایک گاؤں سوکار نامی میں آ نکلے اور تھکے ماندے ہو کر ایک کنوئیں پر بغیر کسی ارادہ یا مقصد کے جا بیٹھے اسی اثنا میں ایک سامری عورت اُس کنوئیں سے پانی بھرنے آئی اور پہلی بات جو خداوند نے اُس عورت سے کہی وہ یہ تھی کہ "مجھے پینے کو دے"۔ اس عورت کو یہ توفیق دی گئی کہ وہ اس شخص کو جو ابن اللہ ہے تر و تازہ کرے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے بھی توفیق نہ دیجائے کہ اپنے مبارک خداوند کے دل کو تر و تازہ نہ کروں۔ بلاشبہ ہم اپنے دلوں سے دلی مناسبت دے سکتے ہیں۔ اور بیغرضانہ خدمت سے ہم اور لوگوں کو تاریکی کی بادشاہت سے نکالکر خدا کی بادشاہت میں لا سکتے ہیں۔



مسیحی مذہب ہم کو دنیا سے الگ کر دیتا ہے

کیونکہ مسیحی اس دنیا کے نہیں ہیں۔

کلام میں مرقوم ہے کہ اگر ہم دنیا سے محبت رکھتے ہیں تو باپ کی محبت ہم میں نہیں ہے۔ اور خداوند مسیح نے بھی اپنے شاگردوں کو فرمایا ہے کہ اگر تم اس دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو پیار کرتی۔ لیکن چونکہ تم دنیا کے نہیں ہو بلکہ میں نے تم کو دنیا میں سے چن لیا ہے۔ اس لئے دنیا تم سے نفرت کرتی ہے (یوحنا ۱۵: ۱۹) اور یوحنا رسول کہتا ہے کہ دنیا کی محبت نہ رکھو اور نہ ان چیزوں کی جو دنیا میں ہیں۔ اگر کوئی آدمی دنیا کو پیار کرتا ہے۔ تو باپ کی محبت اُس میں نہیں ہے۔ اور یعقوب رسول کہتا ہے کہ اے زنا کرنے والو اور زنا کرنیوالیو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا سے محبت رکھنی خدا سے دشمنی رکھنی ہے۔ پس جو شخص دنیا کا دوست ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔ (یعقوب ۴: ۴) پطرس رسول فرماتا ہے کہ ہماری زندگی سے جس قدر زمانہ غیر قوموں کی مرضی بجا لانے میں گذر چکی ہے وہی کافی ہے جبکہ تم شہوت پرستی اور لالچ میں زندگی بسر کیا کرتے تھے (۱ پطرس ۴: ۳)۔ مگر خدا کی نجات انسان کو دنیا کی تمام برائیوں سے بچاتی ہے۔ پولوس رسول کہتا ہے کہ ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گزارتے تھے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے۔ اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے۔ مطلب یہ ہے کہ جب مسیحی گناہ میں تھا تو اُس کی روش دنیا کی روش کی سی تھی۔ مگر جب آدمی مسیحی ہو جاتا ہے تو وہ دنیا سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس کی روش یا مسیح کی سی ہو جاتی ہے۔ اور وہ نرالی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اُس کا تعلق تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اب اس کے سامان محصورہ بھی دنیاوی سامان سے متفرق ہیں۔ پھر اس کا میل دنیا سے نہیں ہوتا وہ دنیا میں ہوتا ہوا دنیا سے الگ ہے۔ جیسے کنول کا بوٹا یا پھول پانی میں ہوتے ہوئے بھی پانی سے نرلیپ ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی روش اور مسیح کی روش آپس میں بالکل متضاد اور منافی ہیں۔ ناراستی کو راستبازی سے کچھ میل نہیں ہے۔

اے پڑھنے والو! یاد رکھو کہ مسیحی مذہب انسان کو دنیاوی زندگی سے بچاتا اور آزاد کرتا ہے۔ اور اُس کو آسمانیوں میں شامل کر دیتا ہے اور ابدی سرفرازی اور مسرت عنایت کرتا ہے۔ حقیقی مسیحی کی یہی نشانی ہے۔ اور ہونی چاہئے تاکہ جو اُسے دیکھے وہ پہچان لے کہ فلاں شخص اگرچہ دنیا میں ہے تو بھی دنیا کا نہیں ہے۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جانا چاہئے۔ اس وقت مسیحی کے ذریعہ سے مسیح کا جلال اور مسیحیت کا اثر لوگوں پر کافی طور پر ہوگا۔ اور مسیحی قابل تحسین اور قابل تقلید بنیگا۔ جہاں کا نور اور دنیا کا نمک ہو کر دنیا کو منور اور نمکین کریگا۔

اچھا گڈریہ کون ہے؟

خداوند یسوع مسیح نے ایک موقعہ پر روشنی دیتے ہوئے حقیقی دینی رہنما اور اہل دین کے پرورش اور انتظام کرنے والے کو استعارہ کے طور پر بھیڑوں کا چرواہا کہا ہے۔ اور پھر اچھا چرواہا کے اوصاف و کام بھی بیان کئے ہیں اور پھر کہا ہے کہ اچھا چرواہا میں ہوں۔ یہ دعوے خداوند مسیح نے دنیا کے سامنے اپنے حق میں کیا ہے۔ اور پھر دعوت دی ہے کہ سب میرے پاس آئیں۔ نہایت ہی غور طلب ہے۔ اور یہ سوال بھی نہایت ضروری ہے کہ وہ اچھا چرواہا کون ہے؟ مسیح ہے یا کوئی اور۔ لازم ہے کہ ہر مذہب اور ملت والا سوال اپنے لئے خود کرے۔ اور جو خواص مسیح خداوند نے اچھے چرواہے کے بتائے ہیں۔ دینی اور حقیقہ نجات کے نقطۂ خیال سے نہ کہ دنیاوی اور جسمانی تاریکی کے نقطہ خیال سے۔ ان کو ہر ایک رہنمائے دین کے درمیان دیکھے اور اس پر منطبق کرے جس پر یہ اوصاف منطبق ہو جائیں بس وہی اچھا چرواہا ہے۔ اسی کی تقلید اور فرمانبرداری نہ صرف روا بلکہ ضروری ہے۔ اب ہم ان اوصاف اور خواص کا اختصاراً ذکر کرینگے جنکا ذکر یوحنا ۱۰ باب میں اس بیان کے متعلق ہوا ہے۔ اور خداوند مسیح نے وہ تمام اوصاف اپنے آپ پر منطبق کئے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ وہ

اپنی بھیڑوں کو پہچانتا اور اُن کے نام جانتا ہے۔

یہ سب سے اوّل اور ضروری بات ہے۔

کیونکہ اگر یہ اوصاف چرواہے میں نہ ہوں اور نہ اس کو اپنی بھیڑوں کا علم ہو کہ وہ کون کون سی ہیں اور اُن کی حاجات کیا کیا ہیں تو بھلا اُن کے لئے کچھ کرنے کی فکر کریگا۔ اور کس طرح کچھ کر سکیگا۔ خداوند مسیح نے یہ بتایا ہے کہ یہ صفت مجھ میں ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ اچھا چرواہا میں ہوں۔ جس طرح باپ مجھے جانتا ہے۔ اور میں باپ کو جانتا ہوں اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں۔ (یوحنا ۱۰: ۱۴-۱۵) مسیح اپنی بھیڑوں کا کامل علم رکھتا ہے۔ اس کا یہ علم جو وہ اپنی بھیڑوں کے بارے میں رکھتا ہے۔ ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ خدا مسیح کو اور مسیح خدا کو جانتا ہے۔ یہ کمالیت علم ہے۔ جس سے پرے کمالیت نہیں ہے جیسا خدا مسیح کو جانتا ہے اور مسیح خدا کو ویسا ہی مسیح

اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے۔ مسیح کو یہ علم اپنی بھیڑوں کا تھا۔ اس حقیقت سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس نے اپنی بھیڑوں کے لئے ہر قسم کی بے عزتی اور دُکھ سہے اور آخر کار صلیبی موت برداشت کی۔ یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب تک کسی کو کسی شئے کا صحیح اور کامل علم نہیں ہوتا۔ تب تک وہ اُس کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ مگر جب کامل علم ہو گیا کہ وہ شئے میری ہے۔ تو اُس کو قبضے میں لانے اور اُس کی حفاظت کرنے اور اُس کی بہبودی کے لئے پوری پوری کوشش اور طرح طرح کی ممکن اور مفید تجاویز کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے لئے اپنی جان بھی گنوا دیتا ہے۔ یہی صورت خداوند مسیح کی تھی جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ "...... میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں ...... اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں"۔ (یوحنا ۱۰: ۱۵) یہ دعوے مسیح نے اپنی زندگی میں عملی طور پر ثابت کر دیا۔ جیسا کہ انجیل مقدس سے اوضح ہے۔ وہ اپنی بھیڑوں کے نام جانتا ہے۔ (یوحنا ۱۰: ۳) وہ جانتا ہے کہ یہ بھیڑیں باپ نے مجھے دی ہیں (یوحنا ۱۷: ۲ و ۶ و ۹ و ۲۰ و ۲۴) اور وہ میری ہیں۔ اس میں اُس کو مطلقاً شک و شبہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں وہ کہتا ہے کہ

"میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں"

یہ سب سے آخری کام ہے۔ جو وہ اپنی بھیڑوں کے لئے کرتا ہے۔ "جان" دینے میں سب کچھ آ گیا۔ اُس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ صلیبی موت گوارا کی" (فلپی ۲: ۶ سے ۸) یہ ساری باتیں جو مسیح نے سہیں وہ اُس نے اپنے لئے یا اپنے گناہوں کے لئے یا اپنی عزت اور فائدہ کی غرض سے نہیں سہیں بلکہ اپنی بھیڑوں کی خستہ حالی اور بے سروسامانی اور محتاجی کو محسوس کر اور جان کے سہیں۔ کیونکہ انجیل جلیل سے صریح ہے کہ مسیح بالکل بے گناہ تھا "نہ اُس نے گناہ کیا نہ اُس کے منہ سے مکر کی بات نکلی۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا۔ اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا۔ بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا۔ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔ اور اسی کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی"۔ (۱ پطرس ۲: ۲۲ سے ۲۴) اور رومی مجسٹریٹ نے اُس کی بے گناہی پر شہادت دی (متی ۲۷: ۲۴ و ۱۹) اور خداوند مسیح نے خود فرمایا ہے کہ جو مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے کرے۔ مگر نہ کر سکے۔ اور نہ ہی آج مسیحی مذہب کے مخالف کر سکتے ہیں۔ باوجود سخت سے سخت مخالفت کے وہ اس امر میں ناکامیاب ہی رہے۔ پس وہ صرف اپنی بھیڑوں ہی کی خاطر جان دینے کے لئے آیا تھا۔ چنانچہ مسیح نے کہا ہے کہ میں دنیا میں اس لئے آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں اور بچاؤں۔ یہ کام اچھے گڈریہ کا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اور کام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

"اُن کو زندگی دے اور کثرت سے دے"

چنانچہ مسیح خداوند نے صاف الفاظ میں اپنے اس جہان میں آنے کا مدعا یہی بتایا ہے "کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"۔ اور ساتھ ہی عین اس قول کے بعد یہی فرمایا ہے۔ کہ "اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے"۔ مطلب یہ ہے کہ بھیڑوں کو زندگی دینا اور کثرت سے دینا صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے ہر قسم کے دُکھ اور مصائب جھیلے۔ جب تک چرواہا دُکھ نہ اُٹھائے بلکہ اپنی جان کو خطرات اور موت میں نہ ڈال دے۔ اور اُن کو ہر عمدہ چراگاہ میں اور راحت کے چشموں کے پاس نہ لے جائے جو عین خطروں اور موت کے درمیان سے گذر کر آگے نظر آتے ہیں۔ تب تک بھیڑوں کو زندگی اور کثرت کی زندگی مل ہی نہیں سکتی۔ یہی قانون قدرت ہے کہ دُکھ سے سُکھ پیدا ہوتا ہے۔ جاں نثاری سے اس میں جان آتی ہے۔ جس کے لئے جان نثاری کی جاتی ہے۔ دیکھو خداوند مسیح نے فلپس سے اور اندریاس سے کیا کہا "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے۔ لیکن جب مر جاتا ہے۔ تو بہت سا پھل لاتا ہے"۔ پس زندگی موت سے آتی ہے اور اچھے چرواہے کا فرض ہے کہ وہ مرے تاکہ اُس کی بھیڑیں زندگی پائیں۔ جو اشخاص قوم کی اور ملک کی فلاحیت اور امن کے لئے قربان ہو گئے ہیں انہیں نے قوم کو زندہ کیا ہے۔ ملک کو محفوظ اور با امن بنایا ہے۔ اور باشندوں کو ہر قسم کی ملکی برکات سے بہرہ ور کیا ہے۔ یہی حالت سچے اور حقیقی چرواہے کی ہونی چاہئے۔ کہ اپنی جان اپنی بھیڑوں کے لئے دے تاکہ وہ

"زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"

اب ہم دریافت کرتے ہیں [illegible] کو اچھا چرواہا بناتی ہے اب [illegible]



بڑے قوم پرست اور ملک دوست ہو گزرے ہیں جنہوں نے اپنی قوم اور ملک کیلئے جانیں دیدیں اور ایسے بہت سے مصلح اور ریفارمر ہو چکے جنہوں نے قومی اور ملکی اصلاح میں بہت سے اور بڑے بڑے دُکھ اُٹھائے اور مارے بھی گئے۔ بہت ایسے دوست اور عزیز گذر چکے جنہوں نے اپنے عزیزوں کے لئے جانیں تک قربان کر دی ہیں۔ مگر پھر ہم پوچھتے کہ دنیا کی نجات اور اُن کی روحانی زندگی اور روحانی خوراک کے لئے کس قوم وملت کے پیشوا نے کس نبی یا رسول یا گورو نے اپنی جان دی تا کہ وہ یعنی اُس کی قوم اور پیرو گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی پائیں؟ کیا وہ اکیلی اور کافی مثال ہمارا نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح نہیں ہے جس نے اپنی زبان حال وقال ہر دو سے فرمایا کہ

"اچھا چرواہا میں ہوں اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔"

عبرانی بائبل کا نیا یہودی ترجمہ

انیسویں صدی کے آخری اور بیسویں صدی مسیحی کے ابتدائی عرصہ میں صفحہ تاریخ پر جہاں اور بڑے بڑے واقعات ثبت ہوئے ہیں۔ وہاں مذہبی دنیا کا ایک نیا واقعہ بھی مرقوم ہو گیا ہے۔ جس کے آخری نتیجہ کے ہم بڑے شوق اور بے قراری کے ساتھ چشم براہ ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ عبرانی علما کے درمیان مشہور ومعروف لیسر صاحب کا انگریزی ترجمہ عبرانی بائبل جو عبرانیوں کے حلقہ میں عموماً مستعمل ہو رہا ہے۔ واضح اور کافی سمجھا نہیں گیا۔ اس لئے ۱۸۹۲ء میں یہودی علماء کی ایک کمیٹی فراہم ہوئی۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ اس کمیٹی کا یہ مدعا تھا کہ عبرانی بائبل کا نیا انگریزی ترجمہ بہم پہنچائے۔ چنانچہ اس غرض سے سات ایڈیٹران بائبل کا ایک بورڈ قائم ہوا جس نے اُن تمام جدید تحقیقات متعلقہ عبرانی بائبل سے فائدہ اُٹھانے اور اس امر اہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش اور سعی بلیغ کی جو لیسر صاحب کے بعد کی نصف صدی میں منصۂ شہود پر ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور اُسی کے مطابق آج ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اگرچہ اس انگریزی ترجمہ کا بھی بڑے غور اور فکر سے مطالعہ کیا گیا ہے جس کو مسیحی علما نے گذشتہ برسوں میں تیار کیا ہے تو بھی یہودی بورڈ نے ملکہ الزبتھ کے زمانہ ہی کی انگریزی کو قائم رکھنا پسند فرمایا ہے۔ اور اسی لئے شاہ جیمس کے ترجمہ کو بلحاظ طرز عبارت ترجیح دی ہے۔ کاشکہ وہ ترجمہ جلد معرض ظہور میں آئے۔ اور ہم اس کی خوبصورتی اور دیگر خوبیوں سے محظوظ ومسرور ہوں۔

برطانیہ عظمیٰ میں سالانہ خرچ

جزائر برطانیہ عظمیٰ میں ہر سال ایک شخص ۳۰۰ پونڈ روٹی ۳۰ پونڈ مکھن ۵ پونڈ پنیر ۴ پونڈ مختلف قسم کے گوشت ۱۰۰ اور ۶ پونڈ چاء خرچ کرتا ہے۔ زندہ جانور جن کی قیمت ایک کروڑ پونڈ یعنی ۱۵ کروڑ روپیہ ہوتی ہے ہر سال بیرون ملک سے آتے ہیں۔ علاوہ اسکے تین کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کی لاگت کا پختہ گوشت کے ایک کروڑ ٹن (ایک ٹن قریب ۲۸ من کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے) قریباً ۲۰ کروڑ اور ۱۰ لاکھ من سے زیادہ وزن کا اور ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ (۶ کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ) کی قیمت کا گیہوں اور آٹا باہر سے اس ملک میں آتا ہے۔ جو وغیرہ دیگر اناج کی خاطر ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ ادا کیا جاتا ہے۔ نیز ۱۱ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن وزن اور ۲ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ قیمت کا مٹر اور لوبیہ وغیرہ۔ اور کئی ملین پونڈ دیگر اشیاء خوردنی ہر سال آتی ہیں۔ جن کی کل قیمت ۴۸ کروڑ پونڈ ہوتی ہے جس میں سے ۲۵ کروڑ پونڈ محض ان کی بہم رسانی کے لئے غیر ممالک کو دیا جاتا ہے۔

مراسلات

صلیب

بعض خیال کرتے ہیں کہ صلیب مسیح کے مجسم ہونے پر ہی ظہور میں آئی۔ لیکن اگر غور سے پُرانے عہدنامہ کا مطالعہ کیا جائے تو جگہ جگہ صلیب اور اُس کی تاثیر نظر آئے گی۔ میں اس موقعہ پر صرف دو مقامات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل:۔ اور جب وہ مارہ میں آئے تو مارہ کا پانی پی نہ سکے کیونکہ وہ کڑوا تھا۔ اس لئے اُس کا نام مارہ ہوا۔ تب لوگوں نے موسےٰ سے یہ کہہ کے شکایت کی کہ ہم کیا پئیں۔ اُس نے خداوند سے فریاد کی۔ خداوند نے اُسے ایک درخت دکھایا۔ جسے اُس نے جب پانی میں ڈالا تو پانی میٹھا ہو گیا۔ وغیرہ۔ مارہ بمنزلہ دنیا و نفس کے ہے اور اس کا کڑوا پانی اس دنیا کا گناہ اور وہ درخت جو خدا نے موسےٰ کو دکھایا بمنزلہ مسیح کی صلیب کے ہے۔ جیسے کہ اُس درخت کے پانی میں ڈالنے سے پانی میٹھا ہو گیا۔ ایسے ہی مسیح کی صلیب تلخ زندگی کو میٹھا اور شیریں اور مفید زندگی بنا دیتی ہے۔ مسیح کی حقیقی صلیب اُس درخت سے جو مارہ کے پانی میں ڈالا گیا کم جادو اثر نہیں ہے۔

دوئم۔ اور انہوں نے یردن پاس آ کے لکڑیاں کاٹیں۔ اور ایسا ہوا کہ جس وقت ایک کی کلہاڑی میں کا لوہا لکڑی کاٹتے ہوئے پانی میں گر گیا سو وہ چلا اُٹھا اور کہا اے خداوند افسوس یہ تو مانگی ہوئی تھی۔ مردِ خدا بولا کس جگہ گرا؟ اُس نے اُسے وہ جگہ بتائی۔ تب اُس نے ایک چھڑی کاٹ کے اس جگہ ڈال دی اور لوہا تیرنے لگا تب اُس نے کہا اپنے لئے اُٹھا لے۔ سو اُس نے ہاتھ بڑھا کے اسے اُٹھا لیا۔" یہ بیان بھی اُس کے کام کا صحیح نشان ہے۔ یردن دریا بمنزلہ دنیا کے ہے۔ اور کلہاڑی میں کا لوہا بمنزلہ گناہ بھرے دل کے ہے۔ جو روحانی طور پر گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور لکڑی جو کاٹ کے دریا میں ڈالی گئی بمنزلہ صلیب کے ہے۔ جیسے لکڑی کے ڈالنے سے لوہا تیر نکلا ویسے ہی جب تائب گنہگار کے دل کو صلیب چھوا دی جاتی ہے تو وہ گویا روحانی زندگی میں نظر آنے لگتا ہے۔ لکڑی کے دریا میں ڈالے جانے سے دریا میں کی تمام لوہے کی چیزیں جو ڈوب چکی ہوئی تھیں نہ تیریں بلکہ صرف ایک خاص کلہاڑی کا لوہا جس کے لئے خاص طور پر اور خاص جگہ پر لکڑی ڈالی گئی تھی ایسے ہی مسیح کا ظہور اگرچہ تمام لوگوں کے سامنے ہوا۔ اور سب لوگوں کو صلیب کے فوائد معلوم ہیں لیکن صرف وہی روحانی زندگی میں تیرتے ہیں اور سطح پر نظر آتے ہیں جن کے دل کو صلیب چھوا دی جاتی ہے۔

صلیب ایک جادو بھری چیز ہے۔ جس نے اپنے جادو سے بڑے بڑے عجیب کام کئے ہیں۔ متوسطانہ کی چرچ ہسٹری کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ صلیب کے جادو نے خدا کے بندوں پر ایسا اثر کیا ہوا تھا کہ مسیح کے نام کے انکار کی نسبت جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا اُن کے لئے زیادہ مبارک بات تھی۔ انہوں نے (صلیب کے دلدادوں نے) ایمان ہی کے سبب بادشاہتوں کو مغلوب کیا۔ راستبازی کے کام کئے۔ وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کیا۔ شیروں کے منہ بند کئے۔ آگ کی تیزی کو بجھایا۔ تلوار کی دھار سے بچ نکلے۔ کمزوری میں زور آور ہوئے۔ لڑائی میں بہادر بنے۔ غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔ عورتوں نے اپنے مردے زندہ پائے بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے مگر رہائی منظور نہ کی تاکہ اُن کو بہتر قیامت نصیب ہو۔ بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے سنگسار کئے گئے۔ آرے سے چیرے گئے۔ آزمائش میں پڑے تلوار سے مارے گئے بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں۔ مصیبت میں بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ دنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے۔

ناظرین کیا صلیب کا جادو آپ کے لئے بھی یہی اثر رکھتا ہے؟ اگر گناہ سے لڑائی کرنے میں آپ نے ایسا مقابلہ نہ کیا ہو جس میں خون تک کی نوبت پہونچی ہو۔ تو ابھی تک صلیب نے اپنا اثر ہاں جادو بھرا اثر آپ میں نہیں کیا۔ کوشش کریں کہ صلیب کے اثر میں آ جائیں۔

الراقم:۔ این۔ بیلی۔ لاہور۔



مذاقِ سخن کی اپیل

پادری کیدارناتھ صاحب منتؔ کا ایک مضمون بعنوان تہذیب الشعرا جو ۲۲ مئی کے نورافشاں میں زینت بخش ہے۔ مجھ ہیچمداں کی نظر سے گذرا واقعی اُس کو پڑھکر دل میں ایک ایسا ولولہ یا دلی جوش زن ہوا کہ ہزار دونوں ہاتھوں سے دبایا۔ مگر وہ قدرتی تحریک تھی۔ نہ دبی۔ ناچار دل کا بخار ذیل کی چند سطروں میں نکالا۔ اس میں کوئی شک نہیں گو فی زمانہ یعنی آجکل ہمارے مسیحی شعرا کی تعداد قدرے بڑھتی نظر آتی ہے۔ آجکل جو نازک خیالیاں اور نئے رنگ کے مضمون غزل و نظم میں نظر آتے ہیں۔ وہ چند سال گذرے ہرگز نہ تھے اس کے علاوہ زبان بھی ترقی کے زینہ پر قدم مارتی جاتی ہے۔ اور اگر یوں کہا جائے تو بالکل بجا اور درست ہے۔ کہ ہماری زبان اُردو ان دنوں جوانی پر ہے اور یہ ضروری ہے کہ یہ اپنی جوانی کے جوہر شعرا نازک خیال کے قلموں سے نکلکر قدردان اُردو کے روبرو ظاہر ہو۔ اور اپنی شوخیوں اور رنگینیوں سے دلوں کو لبھائے۔ یہ سب کچھ سہی۔ مگر اس پر بھی ہم اپنے شعرا نازک خیال کو کوتاہ خیالی کے دریا میں غلطاں پاتے ہیں۔ اے یاران ہمخیال اُٹھو اور اس اہم کام کو اپنے ہاتھوں میں لے کر غیر مسیحیوں میں اپنا نام کر جاؤ۔ یوں رونا تو سب کو آتا ہے۔ مگر تمہارا فرض ہے کہ اس ورد بھری آواز سے سب کے سب ملکر رنڈ کہ سونے والے جاگ جائیں۔ اور تمہارے ہم خیال ہو کر تمہارا ساتھ دیں خیال رہے کہ آئندہ سے ہر مضمون اپنے پہلو کا نرالہ اور انوکھا ہو اور ایسا پردرد ہو کہ سنگ دل بھی پڑھکر تڑپ اُٹھیں کہ واقعی مسیحیوں نے آجکل زور پکڑا ہے۔ اور صرف زور ہی نہیں پکڑا۔ بلکہ اپنی دماغی قوت کے جوہر پبلک کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یارو یہ کونسی مشکل ہے جبکہ تم بھی غیر مسیحیوں کی طرح صاحب قلم ہو پھر کیوں اپنے جوہر طبیعت پر زور دیکر نہیں نکالتے ہو۔ کاش ہمیں اس کی اتنی ہوش ہو جائے کہ رات دن اسی جستجو میں لگے رہیں کہ ہمارا مضمون اعلےٰ مضمون ہو۔ عاشقانہ۔ رندانہ پہلو نہ لئے ہوئے ہو۔ شعر

تیار یئے خاک فلک جیسے ہیں گلبونکی
اس قدر ہے طبع را کے جسے کھتے ہیں (سخن)

واضح رہے کہ سخن کی سی دولت کس کو نصیب ہوتی ہے۔ یہ سچی اور جاوید دولت ہے کہ صفحہ دنیا سے اس کا مٹنا ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ دنیا کی دولت چند دنوں میں خرچ ہو جاتی ہے۔ مگر یہ دولت خرچ کرنے سے دوگنی بڑھتی جاتی ہے۔ اور اسی طرح اس کا ذخیرہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور مرنے کے بعد شاعر کا نام صفحۂ روزگار سے نہیں مٹتا وہ ہمیشہ نیک نام بعزت اور یادگار زمانہ رہتا ہے۔ پس اگر آپ کو سچی دولت کمانے کی خواہش ہے تو اپنی عنان توجہ اس طرف مبذول کریں اور اپنی طبیعت کی روانی کے جوہر دکھائیں تاکہ دنیا آپ کا لوہا مان جائے۔

ہاں سچ اگر ہم اسباب کی طرف پھریں بھی تو کس پرتے پر ایسا کونسا پرچہ ہے جس میں ہم ایک ساتھ ہی اپنے قطعی خیالات ظاہر کریں اور غیر مسیحیوں کی نظر میں جو ہماری طرف سے غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ نکالیں صرف نورافشاں ہی اُردو کا مسلمہ پرچہ ہمارے پاس ہے۔ جس میں ہم گاہ گاہ ایک ایک کر کے کچھ اپنی طبیعت کی روانی کے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ اور اس طرح بھی ہم نے وہ کام کر رکھا ہے کہ غیر مسیحی ہمیں حیرت سے دیکھتی ہے۔ اور خود اپنی شاعری دنیا کو وسعت دیتی جاتی ہے تاکہ مسیحی ان سے آگے نہ نکل جائیں۔

اس کے بارے میں بہتر ہو کہ ہم شعرا اور نیز قدردان اُردو اڈیٹر نورافشاں سے درخواست کریں کہ وہ اپنے مفید اور مشہور نورافشاں کے چند صفحہ اور بڑھا دیں جس میں صرف نظم کا حصہ ہوا کرے اور چونکہ اخبار کے صفحہ بڑھ جائیں گے لہذا یہ لازمی ہوگا کہ اس کی قیمت بھی بڑھائی جائے دیکھو غیر اقوام کے پرچہ چار روپیہ سالانہ کے چندہ پر جاری ہیں۔ اور وہ اُس کی اشاعت میں ایسے کوشاں ہیں کہ کہا نہیں جاتا۔ اور پبلک بخوشی اس کی خریداری منظور کرتی ہے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم اپنی علمی لیاقت بڑھانے کی خاطر کچھ زیادہ خرچ کریں۔ ضرور بالضرور ہم کو اس کا خیال کرنا چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل جناب پادری کیل سنگھ صاحب نے نورافشاں کو بہت ہی رونق دے رکھی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ آجکل پرچہ لاجواب ہوتا ہے۔ شاعری کے لئے بھی پرچہ میں جگہ ہے۔ اور اس سے آجکل پرچہ کی بہت قدر ہو رہی ہے۔ میں نے اکثر غیر سے سنا ہے۔ وہ کہا کرتے ہیں کہ آجکل نورافشاں نہایت عمدہ اور اُردو ادب کا اعلیٰ معلم بن رہا ہے کاش ہم اس نیک نامی کو اپنے ہاتھوں سے نہ کھو بیٹھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیحیوں میں بھی آجکل بڑے بڑے عالم صاحب قلم موجود ہیں مگر افسوس ہم ان کی کچھ قدر نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ ہم غیر مسیحی کی نظر میں ہیچ ہیں۔ کیونکہ ہمارا علم اُن پر ظاہر نہیں۔ آجکل ایک

بڑی محنت اور کار آمد کتاب بہ عنوان سائیکلو پیڈیا زیر اہتمام پادری کیول سنگھ صاحب ترتیب و تالیف پائی ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مسیحی اس کی طرف کچھ خیال نہیں کرتے ہم کو لازم ہے کہ ہم ایسی مفید کتابیں ضرور اپنے علمی ذخیرہ میں رکھیں تاکہ بوقت پر کام آوے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پادری کیول سنگھ صاحب کا ہی یہ کام ہے جو ایسی مفید کتاب کو صرف چار روپے پر لٹانے کو تیار ہیں۔ میں جب کسی سے اس کی سفارش کرتا ہوں کہ یارو ایک کتاب لاجواب ہندو سائیکلو پیڈیا ضرور منگواؤ۔ تو جواب ملتا ہے کہ جلدی کیا ہے شائع ہونے پر دیکھا جائیگا کوئی ان سے پوچھے تو سہی کہ ایسی مفید کتاب کی خریداری میں تاخیر کیوں؟ میں نے تو صرف سائیکلو پیڈیا کے اشتہار ہی سے بہت کچھ ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔ یہ کتاب شعرا کے واسطے خاصکر بہت مفید ٹھہریگی۔ کیونکہ یہ کتاب لغات کی طرز پر ہے اگر شاعر کو کسی لفظ سے پوری واقفیت نہ ہو۔ اور وہ لفظ ہندی ہو تو ضرور اس میں واضح طور پر مل جائے گا۔ اس لئے اس کی خریداری میں ضرور رضامندی ظاہر کریں۔ اور یوں ایڈیٹر کے حوصلہ کو بڑھاتے ہوئے درخواست کریں کہ وہ ہمارے وسعت خیال کے واسطے ضرور نور افشاں کے چند صفحہ بڑھا دیویں۔ اور قدرے قیمت میں بھی اگر ممکن ہو تو اضافہ کریں تو گراں خاطر نہ ہوگا اور یہ نہیں تو اُن سے درخواست کریں کہ وہ ایک نظمی نثری رسالہ ماہواری جاری کریں۔ اس کی سرپرستی اور نگرانی اور اشاعت ہمارا فرض ہوگا۔ میں تو بذات خود اس میں اپنا سارا جوہر خرچ کرنے کو راضی ہوں۔ کاش میری طرح سب شعرا سوا اپنی رضامندی ظاہر کریں۔ اور دو دو سطر میں لکھ کر بذریعہ نور افشاں بندہ کو مشکور کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نظمی حالت ہماری ابھی تک کمزور ہے۔ اگر ایسا سامان ہو گیا تو ضرورت ہے کہ ہم ضرور دانے بنجائینگے۔ آخر میں میں اتنا ضرور کہونگا۔ ہم کو چاہئے ہماری نظم یا غزل درست ہو ورنہ ضرورت نہیں کہ نور افشاں کو روانہ کی جاوے۔ ہم اپنے نوجوانوں کی امداد کرنے کو تیار ہیں۔ مگر وہ اس پر راضی بھی ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ کوئی اور صاحب ضرور اس کی بابت خامہ فرسائی کریں گے۔ اور میرے خیال کی تائید کرینگے۔

آمین ثم آمین

راقم

الائس داس تخلص تنہا

انبالہ ضلع گورداسپور۔

کوریا میں مسیحیت

گذشتہ سے پیوستہ

پاسبان کل صاحب تمام کوریا کے مسیحی کلیسیا میں ہر دلعزیز اور سب اُن کی بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ وہ کوریا کے تمام پاسبانوں میں سب سے بڑے خیال کے جاتے ہیں۔ اور خدا نے اُن کو پیانگ یانگ اور اُس کے گرد و نواح میں اپنا جلال پھیلانے کے لئے خاص طور پر استعمال کیا ہے۔ اس کی بیوہ اور بچے بھی بڑے سرگرم مسیحی ہیں۔ اور اُن میں سے سب سے بڑا بیٹا خادم الدین بننے والا ہے۔ جب میں پیانگ یانگ میں تھا۔ تو خوش قسمتی سے ڈاکٹر ڈبلیو ایم بیرڈ صاحب کے مکان پر میرے پاسبان کل ان صاحب سے ایک بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی بیرڈ صاحب کوریا کے پیش رو مشنریوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے مسیحی مشن کے شرشتہ تعلیم کو ملک میں بدل دیا۔ مسز بیرڈ صاحبہ کے ذریعہ جو ایک دلچسپ کتاب کوریا کا طلوع آفتاب نامی کی مصنفہ ہیں۔ مجھ کو پاسبان کل صاحب سے اُن کی زندگی کی حالت معلوم ہوئی کہ انہوں نے کس طرح مدت تک سچائی کی تلاش کی پاسبان کل صاحب نے اپنی گفتگو میں یہ کہا کہ جب میں دس ہی برس کا تھا تو میں نے معلوم کیا کہ دنیا تسلی نہیں دے سکتی۔ میں نے اِس بات کو سمجھا کہ دنیا میں کوئی حقیقی خوشی نہیں ہے۔ ان باتوں سے میرے دل میں بہت رنج ہوا اور میں بہت رویا جب میں سکول میں تھا تب بھی ہمیشہ کسی نئی تعلیم کی تلاش میں تھا بعض اوقات اسکول میں باہر کے لوگ آتے تھے۔ اور جب میں اُستادوں سے اور اُن کی گفتگو سنتا تو میں اس بات کی اُمید میں ہوتا تھا کہ شاید ان کی گفتگو کے ذریعہ سے کوئی نئی تعلیم ظاہر ہو وے جو میری مدد کا باعث ہو۔ میں اس بات کا خواہش مند تھا کہ میں کسی ایسے شخص کا چیلا بنوں جو سچائی کو بخوبی مجھ پر ظاہر کر سکے۔ جب ۲۰ برس کی عمر میں پیانگ یانگ میں آیا تو میرے دل میں ابھی تک تسکین نہ تھی کچھ مدت تک میں سوداگری کا کام کرتا

رہا میں نے طبابت بھی سیکھی۔ جب میں ملک میں سوداگری کر رہا تھا تو میرے کان میں ایک بودہائی کہاوت کی یہ آواز آتی رہی تھی کہ کسی نہ کسی وقت ایک بڑا استاد ظاہر ہوگا۔ جب میں کسی شخص کو دیکھتا تو فوراً میرے دل میں خیال آتا تھا کہ شاید آنے والا بڑا استاد یہی ہے۔ اس وقت ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی جس نے مجھے کہا کہ ایک ایسی تعلیم ہے جس پر عمل کرنے سے آدمی کو ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے یعنی بدھ مذہب اور اس کی خاص تعلیم یہ تھی کہ نیک اعمال کی بدولت گناہ سے پاک رہنا چاہئیے۔ اس کے بعد بدھ مذہب کی ایک بڑی کتاب میرے ہاتھ آئی جس کو مطالعہ کرنے کیلئے میں ایک تنہا پہاڑی جگہ پر گیا۔ اب میں نے سچائی کی تلاش شروع کر دی۔ اور جب تک کہ مجھ کو روشنی نہ ملی میں نے اُس کو جاری رکھا۔ ہر سال میں قریباً دو مہینہ پہاڑوں کے پہلو میں بسر کرتا تھا۔ پہلے سال میں نے اس سنسان جگہ میں تین مہینے بسر کئے۔

باقی دارد

ضرورت

٤/٢

چرچ مشن مڈل اسکول غازی آباد ضلع میرٹھ کے لئے ایک مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے۔ سائل انٹرنس پاس یا میٹرک یا ایس ایل سی ہونا چاہئے۔ تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ سے ۲۷ روپیہ تک کرایہ مکان ۳ روپیہ

درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام معہ اسناد آنی چاہئے۔

شعر و سخن

غزل

تائب نور دیانوی از بٹالہ ضلع گورداسپور

بجائے حق پرستی دل میں اب نخوت برستی ہے
خدا کا جو کبھی گھر تھا وہ اب رندوں کی بستی ہے
مُجھ کو رکھے ہیں اہل ایماں دام دنیا میں
کسی کو خود پرستی ہے کسی کو زر کی مستی ہے
بگاڑا اہل زر نے دین والو حق کا نقشہ
غریبو تم سنبھل بیٹھو خدائی تم میں بستی ہے۔
کرینگے ایک دن وہ جو چڑھے ہیں بام نخوت پہ
کر اس عالم کی رفعت میں نہاں حیرت کی پستی ہے
گمن ہے تو خرابات جہاں میں کیوں عبث آتا
قضا سر پر کھڑی غافل! ترے افسوس ہستی ہے
نہ چھوڑو راستی کو اس سے بڑھ کر اور کیا ہے
جو یہ جال دیکھے کبھی ملجائے تو جانو کہ سستی ہے
کہاں ہیں اب جو تھے پہلے کبھی دلدادہ عیسے
کہ اُنکے دیکھنے کو چشم تائب آہ ترستی ہے۔

غزل

حرف نور افشاں کے لئے

جب سے بھرا ہے میری آنکھوں میں نور تیرا
ہر شے میں دیکھتا ہوں جلوہ غفور تیرا۔
بھر جائے کاش یارب آنکھوں میں نور تیرا
ہر وقت ہو تصور اے رب غفور تیرا۔
انساں تو ملک ہیں پڑھتے ہیں تیرا وظیفہ
ہے شانِ کبریائی اے یار نور تیرا
کرتا ہوں میں اس جہاں کی ہم حقیقتیں سب
اے کاش ہو ہمارے دل میں ظہور تیرا
ہوں مست ہر گھڑی میں حمد و ثنا میں تیری
ہے ذکر میرے لب پر ہر دم غفور تیرا
وہ تجھ میں تو ہے اُس میں ثنا ہم کہتے ہیں
عیسے ہے تجھ میں یارب اور اُس میں نور تیرا
بخشش سے اپنی میرے جرم و گناہ مٹا دے
ہے نام اے مسیحا رب غفور تیرا
پیکر شراب وحدت ہوں مست تیری دھن میں
آنکھوں میں بھر رہا ہے یارب سرور تیرا
عیسے کے پاس آکر سب حال اپنا کہہ دے
بخشیگا بے شبہ وہ اے دل قصور تیرا
ہے یاد روح اقدس جس دم لبیں تم ہو اُسمیں
ظاہر مسیح میں ہے اللہ نور تیرا
موسےٰ کو جیسے جلوہ تجھ پر دکھایا رب نے
عالم ہی اور ہے کچھ اے کوہ طور تیرا
مٹ جائے یک قلم سب نام بدی جہاں سے
دنیا کو جو بھر دے اے کاش نور تیرا
نہ رو تو سائے ناداں وہ ہے دلیر عیسے
سب خاک میں ملیگا شیطاں غرور تیرا

از منشی الائس داس رسا دیلوی
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

راقم
فقیر خندہ از مہادر حسین۔
بٹالہ

غزل

مصنفہ جناب بابو اے - آر بلی - شفا
از پورینی ضلع بجنور -

دلکو بھایا ہے گلِ اقدس انوار کا رنگ
خاک آنکھوں میں ہے اب گلِ گلزار کا رنگ

ایسی کچھ لطف بھری بات سنا دو بیٹھے
تا بدلجائے خوشی سے غم بیمار کا رنگ

دو مسیحا وہ دوا اپنے شفاخانہ سے
تا بدلجائے خوشی سے غم بیمار کا رنگ

کہدیا لطف مسیحا نے خدا جانے کیا -
آج تازہ نظر آتا ہے گنہگار کا رنگ

کیا مسیحا نے مجھے دیکھ لیا رحمت سے
آج اچھا ہے جو میرے دلِ بیمار کا رنگ

روح اقدس نے مرے دل میں کیا آ کر گھر
رنگ لایا ہے مرے دیدہ خوں بار کا رنگ

جس کا اللہ معاون ہو مسیحا حامی -
حشر میں کیوں اڑے پھر ایسے خطا کار کا رنگ

شکرِ خالق تھا ہر عاصی کی زباں پہ بہم
حشر میں دیکھکے فضلِ شہِ مختار کا رنگ

خندہ زن ہو کے مسیحا نے مجھے بخش دیا
پھول سے بڑھکے ہوا اب جگرِ دلِ زار کا رنگ

روح اقدس تیرے بندوں پہ ہو سایہ افگن
پالیا ایفا میں مسیحا ترے اقرار کا رنگ -

لطف عیسےٰ سے نرالا ہے ترا طرز شفا
کیوں نہ مرغوب ہو سب کو ترے اشعار کا رنگ

راقم اے آر بلی
شفا

عـ۳

اصلی پیپرمنٹ کا تیل

پیپرمنٹ کا درد - بدہضمی اور ریاح کے فساد میں ایک بہت مشہور دوا ہے - یہ پیپرمنٹ امریکہ سے منگوایا جاتا ہے - ولائتی پیپرمنٹ سے یہہ کہیں بڑھکر بہتر اور مفید ہے - اسی پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملا ایک کی تین شیشی بناکر لوگ بازار میں چار آنہ و چھ آنہ شیشی بیچتے ہیں قیمت آدھ اونس شیشی ۱۰/ محصول ڈاک و پیکنگ ایک سے چار تک ۵/

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں - ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ -

۲/۲

اشتہار

نیوزیلینڈ پریسبٹرین مشن کنیا پاٹ شالہ جگادھری کے لئے چار عورتوں کی ضرورت ہے - ایک کا کام انگریزی و اردو اور دوسری کا ہندی سکھانے کا ہوگا اور باقی دو عورتیں تکیہ پریس بننے کا کام سکھانے کے واسطے درکار ہیں تنخواہ لیاقت اور تجربہ کے مطابق دی جاوے گی - سند یافتہ کو غیر سند یافتہ پر ترجیح دیجاویگی -

تمام درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ وغیرہ بنام مس میکنزی رلسن صاحبہ جگادھری آنی چاہئیں -

---

۴/۴

ضرورت

یکم جولائی ۱۹۱۴ء سے جے نرائن مشن ہائی اسکول بنارس کے لئے دو الیف اے یا میٹرک پاس عسائی ماسٹروں کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی درخواستیں معہ سندوں کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس آنی چاہئیں -

---

۲/۲

اشتہار

انڈیا سنڈے سکول یونین کا سالانہ امتحان بروز سنیچر تاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۱۴ء کو ہوگا - جن صاحبان کو فارسی اردو زبان میں تحریری یا تقریری امتحان کے پرچہ درکار ہوں وہ فی الفور مجھے لکھیں -

مسٹر یوسف جمال الدین مشن سکول جالندھر شہر

۳/۳

ضرورت

سردار بلونت سنگھ استری سبھا گرلز سکول وڈالہ کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے - جو مڈل سکول کی جماعتوں کو انگریزی پڑھا سکے - تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی - درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آویں

سکرٹری
سردار بلونت سنگھ استری سبھا گرلز وڈالہ
گوجرانوالہ

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔ من تصنیف ایڈورڈلے آئمینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ینگیس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ار +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنا دیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائیگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ۔ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹرینگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

وائی گری ۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام … ہے سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس اٹے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم بھائی بنیں۔ (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اُسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) سونے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .. .. عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. ۸ عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک بعد .. .. ۸ ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک .. .. .. ۵ ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۳ر	صر	ہلے
چوتھائی کالم	صر	ہلے	للعہ
نصف کالم	ہلے	للعہ	۲۵ عہ
پورا کالم	للعہ	۲۵ عہ	۴۰ للعہ
پورا صفحہ	۴۰ للعہ	۶۰ عہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی وقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان نیچے اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے ... ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۔۔ صہ ماہوار

" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

" اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی۔ میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا۔ کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کروکونول لہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن بینڈ بُک کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ بحسب تنخواہ خریداران کے ۱۱ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۴۷ء — رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۳۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا ہے کا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کیجئے

بخدمت مینیجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ انارکلی۔ لاہور۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت بر ... میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے پچھلے نمبر ارزانی پر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی پرورز چھپا +